

## 37695- گھر میں ہی امام کی اقدام کرنے کا حکم

سوال

مسجد کے ساتھ ملحت گھر میں امام کی اقدام میں نماز کا کیا حکم ہے؟

پسندیدہ جواب

گھر میں مسجد کے امام کے پیچے اقدام کرتے ہوئے نماز پڑھنا صحیح نہیں، مفتدی کی امام کے ساتھ نماز اس وقت صحیح ہوگی جب وہ مسجد میں ہو اور صفين بھی ایک دوسرے سے ملیں ہوئی ہوں یا پھر مسجد سے باہر ہو اور صفين مسجد سے باہر تک ایک دوسری سے ملی ہوئی ہوں تو پھر امام کے پیچے نماز صحیح ہوگی۔

مثلاً اگر مسجد اندر سے بھر جائے اور بعض لوگ اندر جگہ نہ ہونے کی وجہ سے مسجد کے باہر نماز ادا کریں تو صحیح ہو گا لیکن اس کے علاوہ کسی بھی صورت میں صحیح نہیں۔

لیکن اگر مسجد میں ابھی بھلے خالی ہو جائے نماز پڑھی جا سکتی ہے تو اس صورت میں مسجد سے باہر نماز ادا کرنا صحیح نہیں۔

الجیہ الدائمۃ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

جو شخص اپنے گھر میں سپیکروں کے ذریعہ مسجد کے امام کی اقدام میں نماز ادا کرے اور امام اور مفتدی کے مابین کسی بھی وسیطہ سے اتصال نہ ہو تو اس نماز کا حکم کیا ہو گا، جیسا کہ کہ اور مدینہ میں موسم رمضان اور حجہ میں ہوتا ہے؟

مستقل فتویٰ کیمیٹ (الجیہ الدائمۃ) کا جواب تھا:

اس طریقہ سے ادا کی گئی نماز صحیح نہیں، شوافع اور امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک یہی ہے، لیکن اگر صفين اس کے گھر کے ساتھ متصل یعنی ملی ہوئی ہوں اور امام کو دیکھ کر اور اس کی آواز سن کر اقتدا کرنا ممکن ہو تو پھر صحیح ہے جس طرح اس کے گھر تک ملی ہوئی صنوں کی نماز صحیح ہے اس کی بھی صحیح ہوگی۔

لیکن اگر کہ کورہ شرط نہیں تو پھر نماز صحیح نہیں ہوگی، کیونکہ مسلمان پر مساجد میں باجماعت نماز ادا کرنا واجب ہے، کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(بجواز اذان سنتے کے بعد بھی نماز پڑھنے نہ آئے تو بغیر کسی عذر کے اس کی نماز نہیں ہوتی) سنن ابن اور مستدرک حاکم، حافظ رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ اس کی سند مسلم کی شرط پر ہے۔

اور اس لیے بھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نایبینے صحابی کو جنوں نے اپنے گھر میں ہی نماز پڑھنے کے بارہ میں سوال کیا تھا فرمایا:

(کیا آپ اذان سنتے ہیں؟ تو وہ صحابی کئے لگے جی ہاں میں اذان سنتا ہوں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر اسے قبول کر) صحیح مسلم، اللہ تعالیٰ ہی توفیق بختنے والا ہے۔

دیکھیں فتاویٰ الجیہ الدائمۃ (32/8)۔

واللہ اعلم۔